7اپریل1964

از عدالت عظمیٰ

ریاست گجرات

بنام

کنسارا منی لال بھیکھلال

[ایم ہدایت اللہ اور این راجگو پالا آیانگر، جسٹسز۔]

فیکٹری ایکٹ، 1948 (1948 کا ایکٹ 63)، دفعہ 61، 63، 101 اور 117-کام کا نظام-تبدیل شدہ اوقات-مطلع کرنے میں ناکامی-دفعہ 61(10) کا اطلاق-حفاظتی شق-جرم کی گنجائش ذمہ داری-دانشتہ جرام، اگر ضروری ہو تو قائم کرنا۔

معائنہ کرنے پر تین مزدور اپنی شفٹ شروع ہونے سے پہلے ہی ایک فیکٹری میں کام کرتے پائے گئے۔ یہ کہا گیا تھا کہ انسپکٹر آف فیکٹریز کو اس معائنے سے ایک دن پہلے لکھے گئے خط کے ذریعے وقت میں تبدیلی کے بارے میں مطلع کیا گیا تھا حالانکہ یہ خط معائنے کے اگلے دن تک انسپکٹر تک نہیں پہنچا تھا۔ کام کے اوقات میں اس تبدیلی کو فیکٹری ایکٹ کی دفعہ 61(1) کے مطابق مطلع اور ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ فیکٹری کے زیر قبضہ/ منیجر کے طور پر مدعا علیہ کو ایکٹ کی دفعہ 63 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ اپیل پر، سیشن جج نے مدعا علیہ کو یہ کہتے ہوئے بری کر دیا کہ دوسرا حصہ اس کا ہے۔ دفعہ 61(10) ایکٹ کا اطلاق فیکٹری میں کام کے نظام میں دوسری یا اس کے بعد کی تبدیلی کے معاملے پر ہوتا ہے اور یہ پہلی تبدیلی ہونے کی وجہ سے ایک ہفتے تک انتظار کرنے یا انسپکٹر کی سابقہ منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی جیسا کہ بعد کے حصے میں ضروری تھا۔ دفعہ 61(10), اور مزید دفعہ 117. ایکٹ نے کارروائی کی حفاظت کی کیونکہ یہ حقیقی تھی۔ ریاست نے ہائی کورٹ میں اپیل کی جس نے سیشن جج کی دفعہ 61(10) کی تشریح سے اتفاق کیا لیکن ایکٹ کی دفعہ 117 پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی اور اس نے اپیل کو مسترد کر دیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر:

منعقد: (i) مدعا علیہ کو دفعہ 61(10) میں موجود کسی بھی چیز کی وجہ سے دفعہ 63 کے عمل سے نہیں بچایا گیا تھا اور اس لیے کارخانوں کے انسپکٹر کو خط بھیجنا غلط سمجھا گیا تھا۔ دفعہ 61(10) میں الفاظ "کسی بھی فیکٹری میں کام کے نظام میں تبدیلی جس کے لیے نوٹس میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی" نوٹس سے علیحدگی کا نہیں بلکہ نظام میں تبدیلی کا حوالہ دیتے ہیں، ایک ایسی تبدیلی جس کے لیے نوٹس کو دوبارہ ترتیب دینے کی ضرورت ہوگی۔ نوٹس میں دکھایا گیا ہے کہ "وہ مدت جس کے دوران بالغ کارکنوں کو کام کرنے کی

ضرورت پڑ سکتی ہے" اور یہ الفاظ فیکٹری میں مزدوروں کے روزگار کے منصوبے کی وضاحت کرتے ہیں لیکن ہر انفرادی کارکن کے لیے روزگار کے وقت پر غور کرنے کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ یہ صرف اس رجسٹر کا حوالہ دے کر پایا جا سکتا ہے جو نوٹس کے ساتھ جاتا ہے۔ ذیلی دفعہ (1) رجسٹر میں تبدیلی کا کوئی ذکر نہیں کرتی بلکہ نوٹس میں تبدیلی کا ذکر کرتی ہے اور اس طرح اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جس تبدیلی پر غور کیا گیا ہے وہ مجموعی طور پر پورے گروپ کے لیے متاثر کن ہے نہ کہ انفرادی کارکن کے لیے۔ ذیلی سیکشن کا آخری حصہ بھی اسی سمت کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی تبدیلیاں بار بار نہیں ہونی چاہئیں اور اگر تبدیلی دوسری بار ہوتی ہے تو اسے آخری تبدیلی کے بعد ایک ہفتہ گزرنے تک نہیں کیا جانا چاہیے۔

(ii) ایکٹ کی دفعہ 117 کی زبان افسران تک محدود نہیں ہے بلکہ اسے "کسی بھی شخص" کو شامل کرنے کے لیے وسیع کیا گیا ہے۔ عطا کردہ تحفظ کا دعویٰ صرف ایک ایسا شخص کر سکتا ہے جو یہ استدعا کر سکے کہ اسے ایکٹ کے تحت کچھ کرنے کی ضرورت تھی یا اسے چھوڑنا تھا یا وہ اس کی کسی بھی شق کی تعمیل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ یہ ان اقدامات کے سلسلے میں استثنیٰ فراہم نہیں کر سکتا جو ایکٹ کے تحت نہیں کیے جاتے ہیں لیکن اس کے برعکس کیے جاتے ہیں۔

(iii) قبضہ کرنے والے اور منیجر کو دفعہ 101 میں مذکور بعض معاملات میں ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ جہاں قبضہ کرنے والے پر کسی جرم کا الزام لگایا جاتا ہے، وہ کسی بھی ایسے شخص کے خلاف اپنی باری میں شکایت کرنے کا حقدار ہے جو اصل مجرم تھا اور اس طرح کے ثبوت پر قبضہ کرنے والا یا منیجر ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایکٹ کی عارضی دفعات کی تعمیل ضروری ہے اور جب تک کہ قبضہ کرنے والا یا منیجر حقیقی مجرم کو مقدمہ درج کرنے کے لیے نہیں لاتا اسے ذمہ داری نبھانی ہوگی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ میز ریہ ہمیشہ قائم کیا جائے۔ ذمہ داری ایک مجرم دماغ کے بغیر موجود ہے۔

رنجیت سنگھ بمقابلہ شہنشاہ، اے آئی آر (1943) اودھ 308، رنجیت سنگھ بمقابلہ شہنشاہ، اے آئی آر (1943) اودھ 311، پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ منگل داس ٹھکر، اے آئی آر [1958] آندھ۔ پر۔ 79، ان ری پی لکشما یا نائیڈو، آئی ایل آر۔ [1958] آندھ۔ پر۔ 925، پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ وٹیم وینکٹرامیا، اے آئی آر 1963۔ آندھ۔ پر۔ 106، صوبائی حکومت سی۔ اے اور بیرار بمقابلہ سیٹھ چپسی دھنجی اوسوال بھٹے اور انر۔ آئی ایل آر۔ [1940] ناگ۔ 257 اور سپرنٹنڈنٹ اور ریممبرنسر آف لیگل افیئرز، بنگال بمقابلہ ایچ۔ ای۔ واٹسن، اے۔ ایل۔ آر۔ 1934 کیل۔ 730، حوالہ دیا گیا۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1963 کی فوجداری اپیل نمبر 5۔ مجرمانہ اپیل نمبر 1961 کے 383 میں گجرات ہائی کورٹ کے 21 جون 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ڈی آر پریم اور بی آر جی کے اچار۔

ایم وی گوسوامی، مدعا علیہ کے لیے۔

7اپریل1962۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہدایت اللہ جے۔-21 جون 1960 کو صبح 5-50 پر انسپکٹر آف فیکٹریز، بھاونگر نے سوراشٹر میٹل اینڈ مکینیکل ورکس، وادھوان سٹی کا دورہ کیا، جو کہ فیکٹریز ایکٹ، 1948 کی دفعہ 2(m)(i) کے معنی میں ایک فیکٹری ہے۔اس نے سات کارکنوں کو ایک مشین پر کام کرتے ہوئے پایا اور بالغ کارکنوں کے کام کی مدت کے نوٹس اور کارکنوں کے رجسٹر کی جانچ پڑتال کرنے پر اسے پتہ چلا کہ تین کارکنوں کا تعلق ایک ایسے گروپ سے ہے جس سے صبح 7 بجے سے کام شروع ہونے کی توقع کی جا رہی تھی۔اس نے مدعا علیہ مسٹر کنسارا منی لال بھیکھالال کے خلاف فیکٹری کے قابض/منیجر کے طور پر، وجہ بتانے کے لیے نوٹس جاری کرنے کے بعد، فیکٹری ایکٹ 1948 کی دفعہ 63 کے تحت کارروائی شروع کی۔انہوں نے فیکٹری ایکٹ کی دفعہ 94 کے تحت جرمانے میں اضافے کا مطالبہ کیا کیونکہ مذکورہ مسٹر منی لال بھیکھالال کو پچھلے موقع پر تین مقدمات میں مجرم قرار دیا گیا تھا۔چونکہ تین کارکنوں کا تعلق تھا اس لیے جوڈیشل مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، وادھوان سٹی کی عدالت میں تین الگ الگ شکایات دائر کی گئیں۔

مدعا علیہ کا دفاع یہ تھا کہ وہ فیکٹری کا قابض اور مینیجر نہیں تھا۔اس بات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ مسٹر ڈانگی اور مدعا علیہ شراکت دار ہیں۔دھرنگدھرا میں ان کی ایک اور فیکٹری ہے اور دفاع یہ تھا کہ مسٹر بھیکھالال دھرنگدھرا فیکٹری میں مینیجر تھے اور مسٹر ڈانگی وادھوان میں مینیجر تھے۔ایک اور دفاع یہ تھا کہ پچھلے دن ایک مشین خراب ہوگئی تھی اور اس کی مرمت کے بعد اگلے دن تھوڑی دیر پہلے کام شروع کر دیا گیا تھا، کیونکہ پیداوار متاثر ہوئی تھی اور سامان کی ضرورت تھی۔انسپکٹر کو ایک خط (ایکسٹینشن) کے ذریعے مطلع کیا گیا تھا۔11)20 تاریخ کو وقت کی تبدیلی کے بارے میں لکھا گیا حالانکہ بدقسمتی سے خط 22 تاریخ تک انسپکٹر تک نہیں پہنچا۔یہ تسلیم کیا گیا کہ کام کے اوقات میں اس تبدیلی کو دفعہ 61(1) کے مطابق مطلع اور ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔اس بات پر زور دیا گیا کہ دفعہ 61(10) فیکٹری میں کام کے نظام میں تبدیلی کی اجازت دیتی ہے اور چونکہ اس شق کی مکمل تعمیل کی گئی تھی، اس لیے کوئی جرم نہیں تھا۔جوڈیشل مجسٹریٹ نے ان دفاع کو قبول نہیں کیا۔ان کے مطابق مسٹر ڈانگی کا خط (E.X.T-15) ظاہر کیا کہ مدعا علیہ وادھوان میں فیکٹری کا قابض اور مینیجر تھا۔دوسرے دفاع پر مجسٹریٹ کی رائے تھی کہ سیکشن 61 کی ذیلی دفعہ (10) کے تحت انسپکٹر آف فیکٹریز کی اجازت کے بغیر کام کے اوقات میں تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل کہ یہ پہلی تبدیلی ہونے کی وجہ سے دوسری تبدیلی کرنے سے پہلے ایک ہفتہ انتظار کرنا ضروری نہیں تھا، قبول نہیں کی گئی کیونکہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ فیکٹری منیجر کو تبدیلی متعارف کرانے سے پہلے ہمیشہ ایک ہفتہ انتظار کرنا چاہیے۔اس لیے مدعا علیہ کو تین جرائم کے سلسلے میں فیکٹری ایکٹ کی دفعہ 63 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور دفعہ 94 کے تحت اس پر ہر جرم کے سلسلے میں 100 روپے جرمانہ ادا کرنے کا حکم دے کر سزا میں اضافہ کیا گیا۔

اپیل پر سریندر نگر کے سیشن جج نے مدعا علیہ کو بری کرنے کا حکم دیا۔فاضل سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ اس کا دوسرا

حصہ۔دفعہ 61(10) دوسری یا اس کے بعد کی تبدیلی کے معاملے پر لاگو ہوتا ہے اور یہ پہلی تبدیلی ہونے کی وجہ سے یہ دوسرے حصے میں نہیں آتی ہے۔سیشن جج کے مطابق، یہ ذیلی دفعہ کے پہلے حصے میں آتا ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تبدیلی اس حصے کی خلاف ورزی سے ہوئی ہے کیونکہ انسپکٹر آف فیکٹریز کو تبدیلی کے بارے میں مطلع کیا گیا تھا۔فاضل سیشن جج کی یہ بھی رائے تھی کہ فیکٹری ایکٹ کی دفعہ 117 کارروائی کی حفاظت کرتی ہے کیونکہ یہ حقیقی تھی۔اسی کے مطابق سزا اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ریاست گجرات نے بری ہونے کے خلاف اپیل کی لیکن نا کام رہی۔اپیل کی سماعت کرنے والی ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے سیشن جج کی دفعہ 61 (10) کی تشریح سے اتفاق کیا اور ایکٹ کی دفعہ 117 پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔اس عدالت کی خصوصی اجازت سے دائر کی گئی اس اپیل میں یہ دو نکات ایک بار پھر ہمارے غور کے لیے سامنے آئے ہیں۔

موجودہ معاملے سے متعلق فیکٹریز ایکٹ کی اسکیم کا اب جائزہ لیا جا سکتا ہے۔الٹا ترتیب میں ایسا کرنا آسان ہے۔دفعہ 92 ایک دفعہ ہے جو عام طور پر جرمانے کے لیے فراہم کرتی ہے اور دفعہ 94 پچھلی سزا کے بعد جرمانے میں اضافے کے لیے فراہم کرتی ہے۔یہ دفعات ایکٹ کی کسی بھی شق یا بنائے گئے کسی اصول یا اس کے تحت دیئے گئے کسی تحریری حکم کی خلاف ورزی پر جرمانے تجویز کرتی ہیں۔یہاں خلاف ورزی او دفعہ۔63 ایکٹ جو یہ بتاتا ہے کہ کام کے اوقات کو دفعہ 61 کے تحت ظاہر کرنے کے لیے مطلوبہ نوٹس اور دفعہ 62 کے تحت برقرار رکھنے کی ہدایت کردہ رجسٹر کے مطابق ہونا چاہیے۔یہ فراہم کرتا ہے:

"دفعہ 63 کام کے اوقات دفعہ 61 کے تحت نوٹس کے مطابق ہوں گے اور دفعہ 62 کے تحت رجسٹر ہوں گے،۔

کسی بھی بالغ کارکن کو کسی بھی فیکٹری میں کام کرنے کی ضرورت یا اجازت نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ فیکٹری میں بالغوں کے لیے کام کی مدت کے نوٹس اور فیکٹری کے بالغ کارکنوں کے رجسٹر میں اس کے نام کے خلاف پہلے سے کی گئی اندراجات کے۔

دفعہ 61 بالغوں کے لیے کام کے ادوار کے نوٹس سے متعلق ہے۔اسے 10 ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے ذیلی-دفعات۔(1) ,(2) اور (10) صرف یہاں متعلقہ ہیں۔وہ حسب ذیل ہیں:-

"61 بالغوں کے لیے کام کے ادوار کا نوٹس۔-

(1) ہر فیکٹری میں سیکشن 108 کی ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے مطابق نمائش اور صحیح طریقے سے دیکھ بھال کی جائے گی، بالغوں کے لیے کام کی مدت کا نوٹس جس میں ہر دن کے لیے واضح طور پر دکھایا جائے گا کہ بالغ کارکنوں کو کس مدت کے دوران کام کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے ذریعہ مطلوبہ نوٹس میں دکھائی گئی مدت اس دفعہ کی درج ذیل دفعات کے مطابق پہلے سے طے کی

جائے گی، اور ایسی ہوگی کہ ان مدتوں کے لیے کام کرنے والے کارکن دفعات 51، 52، 54، 55، 56 اور 58 کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کام نہ کریں۔

*　　*　　*　　*　　*　　*

(10) کسی بھی فیکٹری میں کام کے نظام میں کوئی مجوزہ تبدیلی جس کے لیے ذیلی دفعہ (1) میں مذکور نوٹس میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی، تبدیلی کرنے سے پہلے انسپکٹر کو ڈپلیکیٹ میں مطلع کیا جائے گا، اور انسپکٹر کی سابقہ منظوری کے علاوہ، ایسی کوئی تبدیلی اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک کہ آخری تبدیلی کے بعد ایک ہفتہ نہ گزر جائے۔"

دفعہ 62 اگلا فراہم کرتا ہے کہ بالغ کارکنوں کا ایک رجسٹر۔ اسے برقرار رکھا جائے گا جس میں (a) فیکٹری میں ہر بالغ کارکن کا نام؛ (b) اس کے کام کی نوعیت؛ (c) وہ گروپ، اگر کوئی ہے، جس میں وہ شامل ہے؛ (d) جہاں اس کا گروپ شفٹوں پر کام کرتا ہے، وہ ریلے جس کے لیے اسے الاٹ کیا گیا ہے اور (e) ایسی دیگر تفصیلات جو مقرر کی جائیں، دکھائی جائیں گی۔ دفعہ 51 جس کا حوالہ دوسرے ذیلی سیکشن میں دیا گیا ہے۔ ,61 پہلے ہی حوالہ دیا گیا ہے، 48 گھنٹے کا ہفتہ تجویز کرتا ہے؛ دفعہ 52 سے مراد ہفتہ وار تعطیلات ہیں؛ دفعہ 54 عام طور پر کام کے لیے دن میں زیادہ سے زیادہ 9 گھنٹے طے کرتی ہے؛ دفعہ 55 آرام کے لیے وقفہ طے کرتی ہے اور تجویز کرتی ہے کہ کام کے اوقات ایک بار میں 5 گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ دفعہ 56 عام طور پر طے کرتی ہے کہ کام اور آرام کی مدت 10 گھنٹے سے زیادہ ہونی چاہیے اور دفعہ 58 شفٹوں کے اوورلیپنگ سے منع کرتی ہے۔

سیشن جج اور ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دینے پر اتفاق کیا کہ ذیلی دفعہ (10) کی دفعات کی تعمیل کی گئی ہے اور اس طرح دفعہ 63 کے تحت کوئی جرم نہیں ہے۔ انہوں نے اسے فیکٹری میں کام کے نظام میں تبدیلی کے طور پر دیکھا جس کے لیے ذیلی دفعہ (1) میں مذکور نوٹس میں تبدیلی کی ضرورت تھی اور کہا کہ چونکہ تبدیلی سے پہلے انسپکٹر کو مطلع کیا گیا تھا اس لیے ان تینوں کارکنوں کو ان کی شفٹ شروع ہونے سے پہلے ملازمت پر رکھنا کوئی غیر قانونی بات نہیں تھی۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ یہ پہلی تبدیلی تھی اس لیے دسویں ذیلی دفعہ کے آخری حصے کے مطابق ایک ہفتے تک انتظار کرنے یا انسپکٹر کی سابقہ منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ہائی کورٹ کے مناسب احترام کے ساتھ، ہم اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ اس قسم کے معاملے پر دسویں ذیلی دفعہ کے ذریعے غور کیا گیا ہے۔ یہ ذیلی سیکشن " کسی بھی فیکٹری میں کام کے نظام میں تبدیلی کی بات کرتا ہے جس کے لیے نوٹس میں تبدیلی کی ضرورت ہوگی" اور یہ الفاظ نوٹس سے علیحدگی کی طرف نہیں بلکہ نظام میں تبدیلی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ایک ایسی تبدیلی جس کے لیے نوٹس کو دوبارہ ترتیب دینے کی ضرورت ہوگی۔ نوٹس میں "وہ ادوار دکھائے گئے ہیں جن کے دوران بالغ کارکنوں کو کام کرنے کی ضرورت پڑسکتی ہے" اور یہ الفاظ فیکٹری میں مزدوروں کے روزگار کی اسکیم کی وضاحت کرتے ہیں لیکن ہر انفرادی کارکن کے لیے روزگار کے وقت پر غور کرنے کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ یہ صرف اس رجسٹر کا حوالہ دے کر پایا جاسکتا ہے جو نوٹس کے ساتھ جاتا ہے۔ ذیلی دفعہ (1) رجسٹر میں تبدیلی کا کوئی ذکر نہیں کرتی بلکہ نوٹس میں تبدیلی کا ذکر کرتی ہے اور اس طرح اس

بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جس تبدیلی پر غور کیا گیا ہے وہ مجموعی تبدیلی ہے جو پورے گروپ کو متاثر کرتی ہے نہ کہ انفرادی کارکن کو۔ ذیلی سیکشن کا آخری حصہ بھی اسی سمت کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی تبدیلیاں بار بار نہیں ہونی چاہئیں اور اگر تبدیلی دوسری بار ہوتی ہے تو اسے آخری تبدیلی کے بعد ایک ہفتہ گزرنے تک نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ ممکنہ طور پر کسی انفرادی کارکن کے کام کے اوقات میں معمولی تبدیلی کا حوالہ نہیں دے سکتا۔

فاضل وکیل نے دفعہ 59 کا حوالہ دیتے ہوئے کارروائی کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی جس میں کہا گیا ہے کہ زیادہ وقت کے لیے اضافی اجرت ادا کی جائے گی۔ اس معاملے میں پہلے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا گیا تھا اور صرف دفعہ 61 کی ذیلی دفعہ (10) اور ایکٹ کی دفعہ 117 کی دفعات سے جواز طلب کیا گیا تھا۔ دفعہ 59 کو الگ تھلگ نہیں سمجھا جا سکتا: اسے دفعہ 64 کے ساتھ پڑھنا ہوگا، جہاں ریاستی حکومت کو 'مستثنیٰ قواعد' بنانے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ان قوانین کے تحت دفعات 51، 52، 55 اور 56 کی دفعات سے علیحدگی کی جا سکتی ہے لیکن صرف اس طرح بنائے گئے قواعد کے مطابق؛ مثال کے طور پر، ایس ایس کی دفعات کے باوجود فوری مرمت میں مصروف کارکنوں سے زیادہ وقت پر کام لیا جا سکتا ہے۔ دفعات 55 ,54 ,51 اور 56، لیکن قاعدہ 91 کے مطابق ہونا چاہیے اور اس سیکشن اور قاعدے میں جس فوری ضرورت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ 'فیکٹری سے متعلق ایک فوری ضرورت ہے نہ کہ فیکٹری کے اجزاء کی طرف سے محسوس کی جانے والی فوری ضرورت'۔ دفعہ 61 (2) میں بتائے گئے کام کے اوقات سے علیحدگی صرف ان صورتوں میں کی جا سکتی ہے جن میں قواعد کی مستثنیٰ دفعات کیس کا احاطہ کرتی ہیں اور دوسری صورت میں نہیں۔

لہذا، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاملے میں جو جرم کیا گیا تھا وہ دفعہ 61 (1) کے تحت دکھائے گئے نوٹس کے برعکس کارکنوں کی ملازمت تھی، بغیر کسی استثنیٰ کے التزام کی وجہ سے کسی جواز کے۔ مدعا علیہ کو ذیلی دفعہ (10) میں موجود کسی بھی چیز کی وجہ سے دفعہ 63 کے عمل سے نہیں بچایا گیا تھا اور اس لیے کارخانوں کے انسپکٹر کو خط بھیجنا غلط تصور تھا۔

ہمارے سامنے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ فیکٹری کا قابض/منیجر نہیں تھا اور، کسی بھی صورت میں، دفعہ۔ 117 ایکٹ نے اس کی حفاظت کی کیونکہ وہ وہاں موجود نہیں تھا اور اس کا عمل حقیقی تھا۔ جہاں تک اس دلیل کے پہلے حصے کا تعلق ہے، یہ کہنا کافی ہے کہ مجسٹریٹ نے پایا کہ وہ قبضہ کرنے والا اور مینیجر تھا۔ مسٹر ڈانگی کا خط (Ext.15) بالکل واضح طور پر یہ ثابت کرتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 117 کے تحت دلیل پر مزید تفصیلی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس حصے کا متن اس طرح ہے:-

"17 اس ایکٹ کے تحت کام کرنے والے افراد کو تحفظ۔

اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کی جانے والی یا کرنے کا ارادہ رکھنے والی کسی بھی چیز کے لیے کسی بھی شخص کے خلاف کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوگی۔"

مسٹر ایم وی گوسوامی کی طرف سے ذکر کیے جانے والے مقدمات کے اختیار پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ یہ دفعہ قانون کے تحت نیک نیتی سے کی جانے والی کسی بھی چیز کے سلسلے میں قانونی چارہ جوئی کے خلاف تحفظ فراہم کرتی ہے۔انہوں نے ہمیں رنجیت سنگھ بمقابلہ ایمپرر(1)اور رنجیت سنگھ بمقابلہ ایمپرر(2) میں تھامس، سی جے کے دو فیصلوں کا حوالہ دیا، جس میں فاضل چیف جسٹس کا مشاہدہ ہے کہ دفعہ 117 کی زبان معائنہ کرنے والے عملے تک محدود نہیں ہے بلکہ قبضہ کرنے والوں، مینیجرز، فورمین، کارکنوں وغیرہ کو شامل کرنے کے لیے کافی وسیع ہے۔مسٹر گوسوامی نے پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ منگل داس ٹھکر()اور ان ری میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے دو فیصلوں کا بھی حوالہ دیا ہے۔پی۔لکشمیہ نائیڈو(1) جس میں اسی خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔ریاست گجرات کی جانب سے مسٹر ڈی آر پریم پبلک پراسیکیوٹر بمقابلہ وٹیم وینکٹرامیا(3) اور صوبائی حکومت، سی پی اور بیرار بمقابلہ سیٹھ چیسی دھنجی اوسوال بھٹے اور انر) پر انحصار کرتے ہیں۔سپرنٹنڈنٹ اور ریمبرنسر آف لیگل افیئرز، بنگال بمقابلہ ایچ ای واٹسن(1) کا بھی حوالہ دیا گیا۔

ان معاملات میں اپنائی گئی استدلال کی لکیروں کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے۔اس حفاظتی شق کی زبان افسران تک محدود نہیں ہے بلکہ اسے " کسی بھی شخص " کو شامل کرنے کے لیے وسیع کیا گیا ہے۔اس طرح یہ نہ صرف اس افسر کو تحفظ فراہم کرتا ہے جو اس ایکٹ کے مطابق یا اس پر عمل درآمد کے لیے کچھ کر رہا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ " کسی بھی شخص " کو بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔لیکن تنقیدی الفاظ ایکٹ کے تحت " کچھ بھی *** کیا گیا یا کرنے کا ارادہ کیا گیا" ہیں۔عطا کردہ تحفظ کا دعوی صرف ایک ایسا شخص کر سکتا ہے جو یہ استدعا کر سکتا ہے کہ اسے ایکٹ کے تحت کچھ کرنے کی ضرورت تھی یا اسے چھوڑنا تھا یا وہ اس کی کسی بھی شق کی تعمیل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔یہ ان اقدامات کے سلسلے میں استثنی فراہم نہیں کر سکتا جو ایکٹ کے تحت نہیں کیے جاتے ہیں لیکن اس کے برعکس کیے جاتے ہیں۔یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ کسی ایکٹ میں ایک خامی شامل ہے جیسا کہ جنرل کلاز ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے، اس خامی کو بھی ایسا ہونا چاہیے جو ایکٹ کے ذریعے حکم دیا گیا ہو۔یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ یہ عمل ایماندارانہ تھا۔یہ اسے صرف " نیک نیتی " کے الفاظ کے اندر لائے گا۔مزید یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ جس چیز کی شکایت کی گئی ہے وہ ایک ایسی چیز ہے جس کے لیے ایکٹ کا مطالبہ ہے کہ اسے کیا جانا چاہیے یا اسے چھوڑ دیا جانا چاہیے۔تحفظ کا دعوی کرنے سے پہلے ایکٹ کی کسی شق کی تعمیل یا مطلوبہ تعمیل ہونی چاہیے۔یہ دفعہ قانون کی خلاف ورزی یا اس کی منشا شدہ خلاف ورزی کے معاملے کا احاطہ نہیں کر سکتی حالانکہ اس کے برعکس اس کا طرز عمل کتنا ہی ایماندار ہو۔

اس سلسلے میں اس بات کی نشاندہی کرنا ضروری ہے، جیسا کہ اوپر مذکور ناگپور کیس میں کیا گیا تھا، کہ قبضہ کرنے والے اور مینیجر کو دفعہ 101 میں مذکور کچھ معاملات میں ذمہ داری سے مستثنی ہے۔جہاں کسی قبضہ کرنے والے یا مینیجر پر کسی جرم کا الزام لگایا جاتا ہے، وہ اپنی باری میں کسی بھی ایسے شخص کے خلاف شکایت کرنے کا حقدار ہے جو اصل مجرم تھا اور اس شخص کے ذریعے جرم کرنے کے ثبوت پر قبضہ کرنے والا یا مینیجر ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایکٹ کی عارضی دفعات کی تعمیل ضروری ہے اور جب تک کہ قبضہ کرنے والا یا مینیجر حقیقی مجرم کو مقدمہ میں نہیں لاتا اسے ذمہ داری نبھانی ہوگی۔اس طرح کی شق قانون کی دفعات کی خلاف ورزی کے مجرم افراد کے سلسلے میں دفعہ 117 کے نفاذ کو بڑی حد تک خارج کرتی ہے۔یہ ضروری نہیں ہے کہ دانشتہ جرم ہمیشہ قائم کیا جائے جیسا کہ اوپر مذکور کچھ معاملات میں کہا گیا ہے۔ذمہ داری ایک مجرم دماغ کے بغیر موجود ہے۔تاہم، اوپر تجزیہ کردہ

دفعہ 101 میں ایک مناسب تحفظ موجود ہے اور قبضہ کرنے والا اور مینیجر خود کو بچا سکتے ہیں اگر وہ یہ ثابت کریں کہ وہ اصل مجرم نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں کون ہیں۔ یہاں اس طرح کا کوئی دفاع پیش نہیں کیا گیا تھا۔

ان وجوہات کی بنا پر ہماری رائے ہے کہ مدعا علیہ دفعہ 117 کے ذریعے محفوظ نہیں ہے۔ ہم، اس کے مطابق، اس کی بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اسے فیکٹریز ایکٹ کی دفعہ 94 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 63 کے تحت مجرم قرار دیتے ہیں۔ اسے ہر جرم کے سلسلے میں 50 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی جاتی ہے، یا نادہندہ کو 15 دن کی سادہ قید کی سزا سنائی جاتی ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this
document